



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا روز قیامت بارگاہ الہی میں ہم مسلمانوں سے دنیا بھر سے غیر مسلموں کے انجام کے بارے میں سوال نہیں ہوگا کیونکہ ہم پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اللہ کے دین 'دین حق' کی دعوت دیں اور مخلوق کو پیدا کرنے کی حکمت کی بابت ہندگان الہی کے سامنے اس کے صراطِ مستقیم کو واضح کریں 'سوال یہ ہے کہ کل قیامت کے دن اگر انہوں نے دربار الہی میں یہ کہا کہ ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا آیا تھا نہ ہمیں کوئی دعوت پہنچی تھی تو ہمارا موقف کیا ہوگا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دین کو تمام لوگوں تک پہنچائیں 'لیکن اس کی کسے طاقت ہے۔ تمام لوگوں تک پہنچانے کے لیے ضروری ہے کہ اس کی قدرت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر جن باتوں کو واجب قرار دیا ہے 'انہیں قدرت کے ساتھ مشروط کیا ہے جساکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ ... ۱۶ ... سورۃ التغابن

”سو جہاں تک ہو سکے تم اللہ سے ڈرو۔“

:اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے

((اذا امرتکم بشئ ما استطعتم)) (صحیح البخاری) الاعتصام بالکتاب السنۃ باب الاقتداء بسنن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۷۲۸۸ و صحیح مسلم الحج باب فرض الحج مرۃ فی العمر ۱۳۳۷))

”جب میں تمہیں حکم دوں تو مقدور بھر اس کی اطاعت باج لاؤ۔“

ہم مسلمان پر واجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین و شریعت کو تمام مخلوق تک پہنچائیں لیکن یہ بقدر استطاعت ہی واجب ہے۔ تمام مخلوق تک اللہ تعالیٰ کی شریعت کو کون پہنچا سکتا ہے 'جو پہنچا سکتا ہو اس پر یہ واجب ہے اور جسے اس کی استطاعت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کسی انسان کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا۔

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 4 ص 311

محدث فتویٰ